جلسۂ عام

(۹ر نومبر ۸ بجے شب)

خطاب

ایّوب ٹھاکر

رہنما جماعت اسلامی مقبوضہ کشمیر

مَیں اس وقت زندگی کے ایسے موڑ سے گزر رہا ہوں ، جہاں خوشی اور غمی آپس میں گلے مل رہے ہیں ۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ میں آج اس ارضِ مقدّس میں ہوں ۔ ہزاروں لاکھوں کشمیری مرنے سے پہلے اس ملک کو دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں جس کے لیے انہوں نے گزشتہ ۴۲ سال میں قربانیاں دی ہیں ۔ آج میں اپنے ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا سلام آپ کو پہنچاتے ہوئے دلی مسّرت سے ہم کنار ہو رہا ہوں ۔

غم اس بات کا ہے کہ کتنے ہی لوگ اس وقت کشمیر کی جیلوں میں ہیں ۔ کتنے ہی لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ مرنے سے پہلے انہیں کم از کم ایک بار پاکستان کی زیارت ہو جائے ۔ کتنے ہی ایسے لوگ پاکستان میں قدم رکھنے کی حسرت لیے اپنے رب کے پاس چلے گئے جنہوں نے یہ وصیّت کی:

"میرے بیٹے! مَیں نے اپنی زندگی میں پاکستان نہیں دیکھا، جب کشمیر آزاد ہو اور وہ پاکستان کا حصہ بنے تو میری قبر پر ضرور آنا اور یہ کہہ دینا کہ کشمیر آزاد ہو گیا ہے اور وہ پاکستان کا حصہ بن گیا ہے ۔ . ں سے میری رُوح کو سکون مل جائے گا۔"

کشمیر کا کشمیری مسلمان جب پاکستان میں داخل ہوتا ہے تو عقیدت سے اس کی آنکھیں چھلک پڑتی ہیں ۔ وہ یہ جانتا ہے کہ یہ پاکستان ایک نظریے کے تحت وجود میں آیا ہے ۔ وہ یہ نہیں

بھولا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ ۔

یہ مینار ، یہ جگہ گواہ ہے کہ اس مقام پر قراردادِ پاکستان منظور ہوئی ۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہاں کے مسلمان ایک علیحدہ ملک بنائیں گے جہاں وہ اسلام کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں گے اور اس کا نام پاکستان رکھیں گے اور اس پاکستان میں پنجاب ہو گا ، سرحد ہو گا ، سندھ ہو گا ، بلوچستان ہو گا اور کشمیر ہو گا ۔ کشمیر کا مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ جس پاکستان میں کشمیر شامل نہیں وہ پاکستان مکمل نہیں ہوا ہے ۔

یہ مینارِ پاکستان آپ سے سوال کرتا ہے کہ جس پاکستان کے نام میں "ک" ہے ، اس میں کشمیر کہاں ہے؟ یہ مسجدیں گواہ ہیں کہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس پاکستان میں کشمیر کو شامل کریں گے ۔ آج اس موقع پر آپ ایک اور قرارداد پاس کریں ، کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کی قرارداد ۔ اور اس عہد کا اعادہ کریں کہ کشمیر کی آزادی کی منزل حاصل کرنے تک آپ اپنی جدّوجہد جاری رکھیں گے ۔

قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے ، اس لیے کہ پاکستان کے تمام دریاؤں کا منبع کشمیر ہے ۔ پنجاب اور سندھ اس لیے سرسبز و شاداب ہیں کہ ان کا پانی کشمیر سے آتا ہے ۔ کشمیر کے بلند و بالا پہاڑ پاکستان کا دفاع ہیں ۔ پاکستان کو چین سے ملانے والا علاقہ کشمیر کہلاتا ہے ۔ گلگت اور بلتستان آزاد کشمیر میں ہیں ۔ دشمنوں کی سازش ہے کہ پاکستان کو چین سے الگ کر دیا جائے اور اسے بھارت سے ملا دیا جائے ۔ اس لحاظ سے اور دفاعی لحاظ سے پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لیے پاکستان کو کشمیر کی ضرورت ہے ۔ اگر پاکستانیوں کو کشمیر کی ضرورت نہیں تو پاکستان کو کشمیر اور کشمیر کو پاکستان کی ضرورت ہے ۔ نظریاتی طور پر ، دفاعی اعتبار سے اور اقتصادی پہلو سے کشمیر پاکستان کا حصہ ہے اور اس کے حصول کے لیے آپ جدوجہد کرتے رہیں ۔

اللہ کا یہ بڑا کرم ہے کہ کشمیر کے اندر اس وقت جو تحریک چل رہی ہے ، یہ تحریک آزادی کشمیر پہلی بار اسلام کے شیدائیوں کے ہاتھ میں ہے ۔ میں افغان مجاہدین کو سلام پیش کرتا ہوں کہ ان مجاہدین نے اسلاف کی تاریخ کو دہرایا اور کشمیری مسلمانوں کے لیے ایک بے مثال نمونہ پیش کیا ۔ وہ کشمیری جو کل تک "تپسی تب ٹھس کر سی" کے نام سے مشہور تھا ، آج اس کی منزل اور اس کا عزم یہ ہے ، "ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں ، تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں" ہر کشمیری نوجوان یہ عہد کیے ہوئے ہے کہ وہ جہاد کے ذریعے کشمیر کو بھارت کے چنگل سے نکال کر مملکتِ خداداد پاکستان

کا حصہ بنائے گا ۔

کشمیر کی آزادی ایک مضبوط و مستحکم پاکستان کی ضمانت ہے ۔ آزادیٔ کشمیر ۲۰ کروڑ مسلمانانِ ہند کی آزادی کی ضمانت ہے ۔

اس وقت ایک ہزار سے زائد کشمیری نوجوان تحریکِ آزادی میں حصہ لینے کے جرم میں جیلوں میں بند ہیں ۔ جماعتِ اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب اشرف صحرائی اور پاکستان نواز پیپلز لیگ کے قائد جناب فاروق رحمانی اور متعدد رہنما قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں ۔ پاکستان کی سالمیت اور اس کی عظمت کی خاطر جان و مال کی قربانی پیش کرنے میں ہر کشمیری مسلمان فخر محسوس کرتا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس تحریکِ آزادیٔ کشمیر کی حمایت کریں گے اور اسے اخلاقی امداد فراہم کریں گے ۔

بھارت کی تین لاکھ فوج کشمیر میں موجود ہے اور اس وقت وہ تقریباً پانچ لاکھ غیر مسلموں کو کشمیر میں بسانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے تاکہ وہاں مسلم آبادی کے تناسب کو کم کر سکے اور آگے چل کر وہ رائے شماری کے ذریعے کشمیر کو باقاعدہ اپنا حصہ بنانے کے لیے اپنے حق میں ووٹ حاصل کر سکے ، اس کے بعد اس کے لیے گلگت ، بلتستان اور سیاچن پر قبضہ کرنا آسان ہو جائے گا ۔ یہ ہے بھارت کا وہ خوفناک منصوبہ جس پر عمل کرنے کے لیے وہ اپنی تین لاکھ فوج کے ذریعے معصوم اور بے گناہ کشمیریوں پر ظلم و ستم ڈھا رہا ہے ۔ جبر و ناانصافی سے کام لے رہا ہے اور کشمیر میں قتل و غارتگری کا بازار گرم کیے ہوئے ہے۔ گزشتہ ایک سال میں ۲۵۰ کشمیریوں کا قتل بھارت کے مظالم کی منہ بولتی تصویر ہے ۔

پاکستان اور اسلام کی محبت ہر کشمیری مسلمان کی متاعِ حیات ہے ۔ وہ اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کر دیتا ہے لیکن کوئی اس سے اس کی یہ متاع چھین نہیں سکتا۔ پاکستان اور اسلام کا نعرہ بلند کرنے والی اس کی زبان کٹ تو سکتی ہے لیکن اس نعرے کو اس کے دل سے اور ذہن سے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ پاکستان سے اپنی جذباتی وابستگی کا اظہار وہ جبر کے پہروں میں بھی کرتا ہے اور اس محبت میں لٹنے پر وہ ماتم نہیں کرتا بلکہ سجدہ شکر ادا کرتا ہے ۔

جب کشمیری مسلمان پاکستان سے اتنی محبت کرتا ہے تو آپ کیوں خاموش ہیں ، آپ کے دل کی دھڑکنیں تیز کیوں نہیں ہوتیں ۔ آپ سب لوگوں کا اور پوری قوم کا یہ فرض اور اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان اور اسلام کی عظمت اور کشمیر کی آزادی کے لیے ہندو برہمنی سامراج سے برسرپیکار کشمیری مسلمانوں کی ہر پہلو حمایت کریں ، ان سے تعاون کریں ۔ جس طرح جہاد

افغانستان میں پاکستانی قوم نے اپنا کردار ادا کیا ہے ، کشمیری مجاہدین بھی اسی طرح کی آپ سے امیدیں وابستہ کیے ہوئے ہیں۔ بھارت جس طرح کشمیری مسلمانوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہے ، جو جو ناانصافیاں اور زیادتیاں کر رہا ہے اور جس طرح ان کے بنیادی حقوق پامال کر رہا ہے ، آپ بین الاقوامی سطح پر بھارت کا یہ مکروہ چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب کریں ۔

کشمیر کی آزادی ، برما ، سری لنکا ، فلپائن اور اری ٹیریا اور فلسطین کے مسلمانوں کی آزادی کی ضمانت ثابت ہوگی ۔ کشمیر کی تحریکِ آزادی اسلام اور نظریۂ پاکستان کی بنیاد پر چل رہی ہے ۔ اس تحریک نے فضائے بدر پیدا کی ہے ۔

مجھے یقین ہے کہ :

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

خطاب

ڈاکٹر عیام

قائم مقام صدر تحریک جماعت اسلامی فلسطین

میں آپ حضرات کو فلسطین کے لوگوں کی طرف سے ، بیت المقدس کی طرف سے ، اس ملک اور شہر کی طرف سے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تھے ، سلام پیش کرتا ہوں ۔

فلسطین کا مسئلہ صرف فلسطین کا نہیں ہے ، صرف عربوں کا نہیں ہے ، یہ مسلمانوں کا مسئلہ ہے ، تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور اسلام کا مسئلہ ہے ۔ پاکستان کے عوام ، پاکستان کے مسلمان عوام اور خاص طور پر جماعتِ اسلامی پاکستان اور دوسرے مخلص پاکستانی تمام مسئلوں اور قضیوں کی حمایت کرتے رہے ہیں ۔ آپ لوگوں نے مسئلہ فلسطین کی مدد کی ۔ مجاہدینِ افغانستان کی مدد کی ۔ آپ لوگ کشمیر کی مدد کر رہے ہیں آپ لوگ صومالیوں کی مدد کر رہے ہیں ۔ اریٹیریا ، فلپائن ، لبنان اور جنوبی سوڈان ، ہر جگہ آپ حضرات مدد کر رہے ہیں اور اب آپ کے لیے فلسطین کی مدد کا وقت آچکا ہے ۔ خاص طور پر جماعتِ اسلامی اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے لے اور فلسطین کی مدد کے لیے نکل کھڑی ہو ۔ فلسطین نے تمام حل آزما لیے ، تمام نظریے آزما لیے لیکن اب فلسطینی عوام کو اور ہم کو یہ یقین ہوگیا ہے کہ ہمارا حل اور ہماری فتح صرف اسلام سے ہے ہماری یہ اِستفاضہ ، تحریکِ جہاد فلسطین اصولوں پر قائم ہے ۔ پہلا اصول یہ ہے کہ ہم فلسطین کی ایک انچ زمین

سے بھی دستبردار نہیں ہوں گے ۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ ہم یہودیوں کی ناجائز ریاست اسرائیل کو قطعاً تسلیم نہیں کریں گے ۔ تیسرا اصول یہ ہے کہ ہم جہاد جاری رکھیں گے ۔

ہمارا یہ جہاد انتفاضہ جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اور پڑھ رہے ہیں، کس چیز سے قائم ہے ؟ ہم یہودیوں کے ٹینکوں اور توپوں سے پتھروں کے ذریعے لڑ رہے ہیں ۔ ہم چھریاں لے کر لڑ رہے ہیں ۔ ہم اپنے ہاتھوں کے ناخنوں سے لڑ رہے ہیں اور اللہ نے ہمیں اسلحہ دیا تو ہم اس کے ذریعے بھی لڑیں گے ۔ اب خدا کے فضل سے پورے فلسطین کے اندر مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم ہو چکا ہے ۔ وہ ایک صف میں کھڑے ہو گئے ہیں ۔ انہوں نے اختلافات بھلا دیئے ہیں، وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں ۔ اگر میرا پڑوسی کھانا کھاتا ہے تو پہلے مجھے کھانا کھلاتا ہے اس طرح اخوت اور بھائی چارے کا نظام پیدا ہو چکا ہے ۔ دوسری طرف ہمارے دشمنوں یہودیوں نے ظلم و ستم بھی بڑھا دیا ہے ۔ ہم پر وہ تشدد برت رہے ہیں ۔ ہمارے بڑے بڑے علماء بڑی اور بڑی نمایاں شخصیتوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے ان پر تعذیب کی جا رہی ہے ۔ ان میں ہمارے مجاہد عظیم احمد یسین بھی شامل ہیں ۔ جنہیں چند ماہ ہوئے گرفتار کیا گیا ہے اور جیل میں ان کو طرح طرح کی سزائیں دی جا رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اللہ کے فضل و کرم سے اپنے جہاد سے قطعاً دستبردار نہیں ہوں گے ۔ اور میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ کسی ملک کے کسی حکمران کو کسی لیڈر کو ہم یہ حق نہیں دیں گے کہ وہ ہماری فلسطینی سرزمین کا ایک انچ بھی یہودیوں کے حوالے کرے ۔

آخر میں میں فلسطین کے مسلمانوں کی طرف سے یہ ذمہ داری جماعت اسلامی کے سپرد کرتا ہوں کہ فلسطین کو آزاد کرانا آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ حضرات نے بہت کچھ پہلے کیا ہے، تمام اسلامی تحریکوں اور مسلمانوں کی ہمیشہ مدد کی ہے ۔ اب مسجدِ اقصیٰ آپ کو پکار رہی ہے ۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس کامیاب کانفرنس پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ میں آپ کے سامنے اللہ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ ہم اسلام کے راستے پر قائم رہیں گے اور اسی راستے پر چلتے ہوئے جہاد کرتے رہیں گے اور فلسطین کو آزاد کرا کے دم لیں گے ۔ حضور صلی اللہ کی حدیث ہے ۔ کہ "میری امت کا ایک ایسا گروہ ضرور اٹھے گا جو مسلمانوں کی خدمت کرے گا، دشمنوں کو ناکام کرے گا اور وہ بیت المقدس میں ہو گا "

خطاب

پروفیسر غفور احمد

نائب امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ۱۹۴۷ء سے امتِ مسلمہ کو ایک نیا ملک پاکستان عطا فرمایا ۔ پاکستان

محض ایک ملک ہی نہیں بلکہ یہ نئی زندگی نیا حوصلہ نیا عزم اور نئی منزل ہے ۔

ہماری یہی سوچ تھی کہ پاکستان ایک تناور درخت ہے جو دنیا کے سارے مظلوم انسانوں کو سایہ فراہم کرے گا لیکن آج پاکستان کے کچھ اندرونی اور بیرونی دشمن پاکستان کے اس درخت کو ظلم کی ٹہنی میں تبدیل کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جب وادیٔ مہران خون میں نہا رہی تھی ۔ جب سندھ میں قتل و غارت گری ہو رہی تھی، جب کرفیو لگ رہا تھا جب لوگ اپنے گھروں میں بند کیے جا رہے تھے ۔ جب بے گناہ لوگوں کا خون سڑکوں پر ارزانی کے ساتھ بہہ رہا تھا ۔ اس وقت جب ملک کے لوگوں نے وزیر اعظم سے کہا کہ تمہارے صوبے میں یہ قتل عام کیوں ہو رہا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ سندھ میں 'منی بغاوت' ہے ۔

میرے بھائیو ! آج آپ کے اس اجتماع نے ثابت کر دیا کہ ان کا یہ الزام درست نہیں تھا ۔ مینارِ پاکستان کے سائے میں لاکھوں فرزندانِ توحید کا یہ اجتماع، جس میں مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ پاکستان کا کوئی قریہ، کوئی گاؤں، کوئی دیہات، کوئی گلی ایسی نہیں ہے کہ جہاں سے لوگ کھنچ کھنچ کر نہ آئے ہوں ۔ سندھ ، اندرونِ سندھ سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں آئے ہیں ۔ دیہات سے اور گوٹھوں سے آئے ہیں ۔ شہروں سے آئے ہیں ۔ یہاں پنجاب کے لوگ بھی ہیں ۔ یہاں پختون بھی ہیں ۔ یہاں بلوچ بھی ہیں ۔ اور یہاں مہاجر بھی ہیں ۔ آج دو دن سے اللہ کے فضل سے مینارِ پاکستان کے سائے میں ایک منی پاکستان بس رہا ہے اور یہ ثابت کر دیا کہ پاکستان کے سارے بسنے والے لوگ ایک قیام گاہ میں ، ایک شامیانے کے اندر ایک دستر خوان پر اور نماز کی ایک صف پر کھڑے ہیں اور نہ صرف یہ کہ ان کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں بلکہ ایثار ہے ، محبت ہے، قربانی ہے ، الفت ہے ، اخوت ہے ، بھائی چارہ ہے ۔ اس لیے ان کا الزام درست نہیں تھا ۔

میرے بھائیو ! انسانوں کا یہ سمندر ہے ۔ آپ نے اس شہر لاہور میں اور جلسے بھی دیکھے ہوں گے ۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ فرق کیا ہے ۔ یہاں اسلحہ کی نمائش نہیں ہے ۔ کلاشنکوف اور خود کار ہتھیار لیے ہوئے لوگ نہیں کھڑے ۔ یہاں فائرنگ نہیں ہو رہی ہے ۔ یہاں لوگوں کے نام اور جماعتوں کے نام لے کر ٹھٹھا کے نعرے نہیں لگائے جا رہے ہیں ۔ یہاں ہم جو بات کہہ رہے ہیں، شائستگی کے ساتھ کہہ رہے ہیں، یہاں اللہ کا ذکر ہے ۔ ہماری زبانیں اس کے ذکر سے تر اور ہمارے دل اس کی یاد سے پُر ہیں ۔

یہ نومبر کا مہینہ بڑا ہنگامہ خیز مہینہ رہا ہے ۔ اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں وزیر اعظم کے خلاف عدمِ اعتماد کی تحریک پیش کی گئی اور اپوزیشن نے کہا ہے کہ ہم جلد ہی چونکہ

چند ووٹوں کے ساتھ وہ تحریک ناکام ہوگئی تھی ، دوسری تحریک پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

ہماری حکمران جماعت اور یہ وزیر اعظم ، ٹی وی جن کی لونڈی اور کنیز ہے ، پورے ملک سے کہہ رہی ہے ، فریاد کر رہی ہے کہ میری حکومت کو آئے ہوئے تو ابھی گیارہ مہینے ہوئے ہیں اور گیارہ سال کی کوششوں کے نتیجے میں جمہوریت بحال ہوئی ہے ۔ یہ لوگ جمہوریت کے دشمن ہیں ۔ یہ بیرونی ایجنٹ ہیں ۔ ان کے پاس باہر سے سرمایہ آتا ہے یہ پھر چاہتے ہیں کہ یہاں مارشل لاء لگ جائے ۔ یہ لوگ میری حکومت کو کام کرنے کیوں نہیں دیتے ۔ اور پھر انہوں نے ابھی حال ہی میں کہا کہ میں تو اس کے لیے بھی تیار ہوں کہ اپوزیشن کے ساتھ مل کر کوئی وسیع البنیاد حکومت بنا لوں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ سوال ممبران اسمبلی اور ہم سے اور آپ سے ہے ۔ اس لیے کہ پاکستان کا ہر شہری امن چاہتا ہے ، سکون چاہتا ہے ، اطمینان چاہتا ہے ، خوشحالی چاہتا ہے ۔ وہ یہ ہڑبونگ اور تبدیلیاں نہیں چاہتا ۔ لیکن میں پوری دلسوزی کے ساتھ آپ کی وساطت سے پیپلز پارٹی کی مرکزی حکومت کو یہ بتاتا ہوں کہ تمہاری حکومت اس ملک کے بسنے والے لوگوں کے لیے اب ناقابلِ برداشت ہو چکی ہے ۔ میں اس کے لیے بڑی بڑی آٹھ وجوہات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کبھی بھی ایک منظم سیاسی جماعت نہیں تھی ۔ پیپلز پارٹی ایک خاندان کی پارٹی ہے ، شراکت داران ہے ۔ اس کے اندر انتخابات نہیں ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی صفوں میں مفاد پرست اور خود غرض لوگ شامل ہو جاتے ہیں اور بہت سے مخلص لوگ جو پاکستان پیپلز پارٹی کی تشکیل کے وقت پیپلز پارٹی میں آئے تھے وہ آج ہمیں پیپلز پارٹی میں نظر نہیں آتے ۔ اس لیے کہ مخلصین کے لیے پیپلز پارٹی کی صفوں میں کوئی جگہ نہیں ہے ۔

میں پیپلز پارٹی سے یہ کہتا ہوں کہ تم اپنے باڑے میں شیروں کو پالتے ہو ۔ میں جانتا ہوں ، اس لاہور شہر میں بھی ایک "شیر" تھا ۔ اور اس شیر کے مظالم بھی ہم نے دیکھے ہیں لیکن اب شیروں کا زمانہ بیت گیا ، اب کوئی شیران بیدار پاکستانیوں پر ظلم نہیں کر سکتا ۔

پھر دوسری خرابی ان کی یہ ہے کہ ان کو ایک حرص ہے ۔ نام جمہوریت کا لیتے ہیں لیکن ان کو حرص یہ ہے کہ تمام اختیارات ان کی مٹھی میں ہوں ۔ یہی حرص تھی ، میرے بھائیو جس نے ہمارا مشرقی بازو کاٹ دیا اور وہ بنگلہ دیش بن گیا ۔ یہی حرص تھی پہلے بھی اور آج بھی ۔ جب نومبر

کے الیکشن ہوئے تو اس کے بعد انہوں نے بلوچستان کی اسمبلی پر ہاتھ صاف کر دیا ۔ اور کہا کہ ہمیں تو پتہ ہی نہیں کہ اسے کس نے توڑا ۔

مرکزی حکومت نے پنجاب کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ۔ میں مرکزی حکومت سے کہتا ہوں کہ پنجاب کی حکومت اس بات کی محتاج نہیں ہے کہ تم اسے تسلیم کرو ۔ پنجاب کے لوگوں نے انہیں ووٹ دیئے ہیں ۔ ان کے ووٹوں سے وہ حکومت کر رہے ہیں ۔ اور منہ پر بول تو بڑے میٹھے ہوتے ہیں لیکن کوشش یہ ہے کہ صدر کے سارے اختیار بھی چھین لیں ۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اب کوئی دوسرا چوھدری فضل الٰہی تمہیں نہیں ملے گا اس لیے اس کی کوشش تم اب مت کرو ۔

یہ کوشش بھی ہے کہ فوج کے جتنے اعلیٰ عہدیدار ہیں ان کی تقرری اور علیحدہ کرنے کے سارے اختیارات بھی انہیں مل جائیں۔ یہ دوسری خرابی ہے ۔

تیسری خرابی ان کی بدعہدی ہے ۔ کبھی انہوں نے کوئی عہد کر کے اسے پورا نہیں کیا ۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ ۱۹۷۲ء میں انہوں نے جمعیت علمائے اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا اور ان کے ساتھ دو معاہدے کئے اور دونوں معاہدے انہوں نے توڑے ۔ انہوں نے قیوم لیگ کے ساتھ سمجھوتہ نہ کیا ۔ لیکن قیوم لیگ کا وزیر جو لیا وہ بے اختیار وزیر تھا ۔ اور ابھی آپ کو معلوم ہے کہ صوبہ سندھ میں شہروں میں ایم کیو ایم کے لوگ کامیاب ہوئے ۔ ایم کیو ایم کے ساتھ انہوں نے ایک معاہدہ کیا ۔ وہ تحریری معاہدہ تھا ۔ لیکن ایم کیو ایم کے لوگ کہتے ہیں کہ تحریری معاہدہ میں سے انہوں نے کسی ایک شق کو بھی پورا نہیں کیا ۔ پہلے پیپلز پارٹی کے لوگ بڑی تعریفیں کرتے تھے ایم کیو ایم کی اور اب جب تنگ آنے کے بعد ایم کیو ایم نے کہا کہ ہم معاہدہ توڑتے ہیں تو اچانک ایم کیو ایم کے لوگ غدار ہو گئے ، دشمن بن گئے ۔ اب ان کے گھروں پر چھاپے پڑ رہے ہیں ۔ اب ان کے مکانوں اور دفاتر پر فائرنگ کی جا رہی ہے ۔

چوتھی خامی ان کی یہ ہے کہ یہ چاہتے ہیں کہ پورا ملک ان کی ذاتی اور خاندانی ملکیت بن جائے ۔یہ غریبوں سے ہمدردی کرنے والے لوگ نہیں ۔ ان کا خون چوسنے والے اور استحصال کرنے والے لوگ ہیں ۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمام وسائل ان کی آسائش کے لیے ان کے مشن کے لیے ہوں اور عزت و شرف ان کے لیے ہو اور ذلت و رسوائی عوام کے لیے ہو ۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ پاکستان میں ایک عمارت ہے جس کا نام ہے پی آئی ٹی ہاؤس ۔ بھٹو صاحب سے بہت پہلے یہ تعمیر ہوئی تھی ۔ ایک دن میں گزرا تو معلوم ہوا کہ نیا سائن بورڈ لگا ہوا اور بھٹو ہاؤس اس کا نام ہو چکا

ہے ۔ ریل چلی تو اس کا نام شاہنواز ایکسپریس ہوگیا ۔ میں حکومت کو بتاتا ہوں کہ تم نے بھٹو ہاؤس کا نیون سائن لگایا ۔ یہ نیو سائن اترے گا اور پی آئی ٹی ہاؤس پھر پی آئی ٹی ہاؤس بنے گا ۔

پانچویں خرابی ان کی یہ ہے کہ عریانی ، جنسی بے راہروی ، جُوا اور شراب کا فروغ چاہتے ہیں ۔ میں تفصیل میں نہیں جاتا ۔ بڑا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ پاکستانیو ، تمہارا سر فخر سے بلند ہونا چاہیئے کہ پاکستان میں پہلی بار ایک خاتون وزیر اعظم بنی ہے ۔ لیکن میں پہلی خاتون وزیر اعظم سے کہتا ہوں کہ پاکستان کے تاریخ کے ۴۲ سالوں میں پاکستان کی معزز خواتین کے ساتھ وہ ظلم نہیں کیا گیا ہے جو تمہاری حکومت کے گیارہ مہینوں میں کیا گیا ہے ۔ آج ہماری باعزت عصمت مآب بچیوں کو سامان تجارت بنایا گیا ہے ۔ اگر سیاحت کی انڈسٹری کو فروغ دینا ہوتا ہے تو غیر ملکی مہمانوں کو بلایا جاتا ہے اور ان کو پاکستانی ثقافت دکھائی جاتی ہے اور یہ ثقافت کیا ہے ۔ میرے بھائیو! یہ کہ چاروں صوبوں سے یہ ہماری بچیوں کو لائیں اور ان کے سامنے ان کے رقص پیش کریں ۔ انہیں ٹی وی پر بطور اشتہار پیش کیا جاتا ہے ۔ میں حکومت سے کہتا ہوں کہ عورتیں صنف نازک تو ہیں ، صنف ضعیف نہیں ۔ ہماری ان بہنوں کو ہماری ضرورت نہیں ، انشاء اللہ یہی کافی ہیں تمہاری کلائی توڑ دینے کے لیے ۔ مسلمان عورت عزت کے لیے بنی ہے ، احترام کے لیے بنی ہے ، اسلام نے اسے شرف دیا ہے اور پاکستانی قوم عورت کی یہ رسوائی اور بے عزتی گوارا نہیں کر سکتی ۔

اس کے بعد چھٹی چیز بھارت کے ساتھ ان کا رویہ ہے ۔ مجھے تعجب ہے کہ پاکستانی عوام کے لیے جو حکومت شیر ہے ، وہ حکومت راجیو گاندھی کے سامنے بھیگی بلّی بن جاتی ہے ۔ اس کی ہمت اس وقت کہاں کافور ہو جاتی ہے ۔ بابری مسجد جسے مندر میں تبدیل کیا جا رہا ہے ، کے معاملہ میں حکومت خاموش ہے ۔ بھاگل پور میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام ہوا اور حکومت کا کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو احتجاج کا کوئی لفظ کہہ سکے ۔ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے اور ان کے لبوں پر مہر لگی ہوئی ہے ۔ وولر بیراج بنانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اجازت دے دی گئی ہے ۔ یہ وہ چیز ہے جو پاکستانیوں کو پریشان کر رہی ہے جو ناقابلِ برداشت ہے ۔

ساتویں چیز یہ ہے کہ یہ ملک کی آزادی کو قرض اور امداد کے عوض رہن رکھ دینا چاہتے ہیں ۔ اب محسوس یہ ہوتا ہے کہ ملک کی پالیسیاں ملک کے اندر نہیں بنتیں ۔ ملک کے اندر کچھ اور لوگ ہیں جو ہماری پالیسیاں بناتے ہیں ۔

آٹھویں چیز یہ ہے کہ جہادِ افغانستان کے بارے میں ان کے رویہ میں سرد مہری آرہی ہے اور تبدیلی پیدا ہو رہی ہے ۔ میں ان کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ جو باتیں میں نے اخلاص کے ساتھ کہی ہیں کہ تمہاری حکومت کیوں ناقابلِ برداشت ہوگئی ہے اس پر وہ سوچیں اور غور کریں ۔ ماضی کے اپنے انجام سے سبق لیں ۔ یہی وہ وجوہات ہیں کہ تمام سیاسی جماعتوں نے پہلے اسلامی جمہوری اتحاد بنایا تھا اب سی او پی بنائی ہے اور تمام سیاسی و دینی جماعتیں یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ پاکستان کو اس منجدھار سے نکالنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم سب کو مل کر اشتراک اور تعاون کے ساتھ کام کرنا پڑے گا ۔

ہم جمہوریت چاہتے ہیں ۔ لیکن یہ جمہوریت اسلامی جمہوریت ہوگی جو قرآن و سنّت کی پابند ہوگی ۔ پاکستان ایک مثالی فلاحی مملکت ہوگا ، جہاں عدل اور انصاف ہو جہاں خوشحالی اور امن و امان ہو اور انشاء اللہ ہمیں یہ چیزیں میسر آئیں گی ۔ یہ ہمارا عظیم الشان اجتماع ہماری قوت کا مظاہرہ نہیں بلکہ ہمارے اس عزم کا مظہر ہے کہ ہمارے دلوں کے اندر یہ حوصلہ ہے کہ زندہ رہو اور آگے بڑھتے رہو ۔ بھلا ہم سے کوئی ہمارا یہ جذبہ چھین سکتا ہے ۔ اور نہ آگے بڑھنے کا حوصلہ ۔ یہ وہ با حوصلہ لوگ ہیں کہ جب یہ نکل کھڑے ہوں گے تو یہ خطرات کے پہاڑوں کو ایمان کے ہاتھوں سے روئی کی طرح دھنک سکتے ہیں ۔ ہمارا پیغام ایک ہی پیغام ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو ۔ تمام رشتے ٹوٹ سکتے ہیں ۔ شوہر اور بیوی کا رشتہ ختم ہو سکتا ہے ، بھائی بھائی سے جدا ہو سکتا ہے ۔ ماں بیٹے سے جدا ہو سکتی ہے ۔ باپ بیٹے سے جدا ہو سکتا ہے لیکن اگر کوئی رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا تو وہ اللہ کی رسی ہے ۔ اس رسی کو پکڑنے والے کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے ۔ یہ شرکاء جب یہاں سے واپس جائیں گے تو دنیا کے ہنگاموں میں گم نہیں ہو جائیں گے ۔ یہ پاکستان کی حفاظت کے لیے اس کی بقاء کے لیے اسلامی نظام کے قیام کے لیے پہلے سے بڑھ کر کام کریں گے اور جب میدان میں نکلیں گے تو انشاء اللہ مظلوموں کی دادرسی ہوگی اور اللہ نے چاہا تو یہاں وہ اسلامی نظام آئے گا جس کے لیے ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں ۔ میں ایک بار پھر یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس نازک مرحلے پر پورے پاکستان کے مسلمانوں کو ، دینی جماعتوں کو سیاسی جماعتوں کو اشتراک کے ساتھ ان خطرات کا مقابلہ کرنا چاہیئے ۔

پروفیسر غفور احمد صاحب کے خطاب کے بعد جماعت کے نائب امیر جناب خرم مراد اسٹیج پر تشریف لائے ۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جہادِ افغانستان کی کامیابی کے بعد ہم افغانستان کی تعمیرِ نو کے جہاد میں بھی حصہ لینا چاہتے ہیں ۔ اس لیے تحریکِ اسلامی سے وابستہ انجنیئرنگ ، پلاننگ ، صنعت و حرفت اور تجارت کی صلاحیتیں اور تجربہ رکھنے والے افراد اپنے کوائف ہمیں فراہم کریں ۔

خطاب

مولانا جان محمد عباسی

نائب امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

پاکستان کی تاریخ کا یہ عظیم الشان جلسہ عام کسی ایک شہر ، ایک صوبے ، ایک برادری یا کسی قبیلے پر مشتمل نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان کا ایک نمائندہ اجلاس اور ہمارے محترم بیرونی معزز مہمانوں کی وجہ سے عالمِ اسلام کا نمائندہ اجتماع ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے یہ اجتماع پاکستان کی تاریخ پر اثر انداز ہوگا اور انشاء اللہ دینِ حق کی راہ میں دی گئی قربانیوں کا صلہ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو ملے گا اور دینِ اسلام کا پرچم اس مینار (مینارِ پاکستان) کی طرح بلند وبالا ہوگا اور ایک دفعہ اسلام ساری دنیا میں تمام باطل نظاموں کو شکست دے گا جنہوں نے انسانیت کو ظلم کے پنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔

میرے بھائیو! اس موقع پر میں سندھ اور حکومت کی داخلی پالیسیوں کے حوالہ سے ملکی حالات پر کچھ عرض کروں گا۔

حضرات! حکومت دینی ہو یا لادینی اس کا ایک عمومی فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ ملک کے اندر امن وامان قائم کرے، ملکی مشکلات کو دور کرے، ملک کی اقتصادی اور دوسری صورتِ حال کی اصلاح ۔ گزشتہ گیارہ سال میں چونکہ مارشل لاء کی حکومت رہی اور اس کے بعد غیر جماعتی انتخابات کے نتیجے میں حکومت آئی تو اس پر خود پیپلز پارٹی کا یہ الزام تھا اور اس کے رہنما گلی کوچوں میں ہمیشہ یہ ناقوس بجاتے رہتے تھے کہ یہ بدامنی فوجی راج کی وجہ سے ہے پھر جب منتخب حکومت آئی تو کہا کہ یہ بدامنی افراتفری ، رشوت ستانی ، بے روزگاری اور عوام کے مسائل سب غیر جماعتی انتخابات کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ انکی کوششوں کی وجہ سے ان کی یہ حکومت نہیں بنی بلکہ ان کو تو یہ حکومت لاٹری میں ملی جب جنرل ضیاء الحق حادثہ میں انتقال کر گئے ۔ اگر جنرل ضیاء الحق کے طیارے کا حادثہ نہ ہوتا تو یہ ابھی تک عاشورہ محرم منا رہے ہوتے۔

نومبر ۱۹۸۹ء کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کو سندھ میں مکمل اکثریت اور مرکز میں مخلوط طریقہ سے حکومت کا موقع ملا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی صلاحیت اس کی اہلیت اور اس کی حکمران کا اصل معیار صوبہ سندھ ہے کیونکہ وہاں سے اسے دیہات سے ۹۹ فیصد ووٹ ملے۔ اب سندھ کے عوام کو اگر یہ امن مہیا نہیں کر سکتے ، سندھ کے عوام کے مسائل کو حل نہیں کر سکتے ، سندھ کے اندر مشکلات پر قابو نہیں پاسکتے تو آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ یہ ناکام ہیں یا کامیاب ؟ پنجاب کے بارے میں تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مرکزی حکومت پنجاب میں لولی لنگڑی